پروفیسر ظہور احمد

عربی اور فارسی کے مشہور شاعر اور فلسفی

علامہ عماد الدین نسیمی

کی

چھ سو سالہ برسی

اس سال ستمبر میں آذربائیجان کے مشہور شاعر اور فلسفی علامہ عماد الدین نسیمی کی چھ سو سالہ برسی منائی جا رہی ہے۔ یہ وہ شخصیت ہے جس نے آذربائیجان میں پہلی مرتبہ تنگ نظری اور تعصب کو ترک کر کے ہمہ گیری اختیار کی اور کل بنی نوع انسان کی عظمت کے گیت گائے۔

ان کا اصل نام سید علی تھا۔ نسیمی ان کا تخلص اور عماد الدین کا خطاب انکی خدمات کے صلے میں دیا گیا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ علامہ عماد الدین نسیمی کے نام سے مشہور ہو گئے اور اصل نام صرف تذکروں میں باقی رہ گیا۔ علامہ نسیمی شیماخہ میں پیدا ہوئے جو شیروان شاہ خاندان کے بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا اور جس نے اپنی دستاریوں، ریشم سازی، فن تعمیر، تعلیمی اداروں شاعروں اور علماء کے توسط سے پورے مشرق وسطیٰ میں شہرت حاصل کر لی تھی۔

علامہ نسیمی نے بھی اچھی تعلیم پائی۔ اس زمانے کے دستور کے مطابق مادری زبان آذربائیجانی کے علاوہ انہیں عربی فارسی کی تعلیم بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ ریاضی، نجوم، علم الہیات منطق اور فلسفے میں بھی انہیں اچھی دسترس تھی۔ اس وقت تک مشرق وسطیٰ کی تقریباً تمام زبانوں میں شاعری کا معیار یہ تھا کہ پچھلے زمانوں کی تعریف کر کے رویا جائے اور موجودہ زمانے میں سو خرابیاں تلاش کی جائیں۔ فلک کج رفتار کو ساری مصیبتوں کی بنڈ قرار دیا جائے

اور شاعر اپنے آپ کو سب سے برتر اور سب سے مظلوم قرار دے۔ اس کے علاوہ بادشاہوں اور رئیسوں کی قصیدہ خوانی کی جائے۔

علامہ نسیمی کو اس روایتی شاعری سے نفرت تھی۔ انہوں نے نوعمری کا کافی عرصہ مزدوروں اور فنکاروں کے ساتھ گزارا تھا چنانچہ وہ رئیسوں اور بادشاہوں کے بجائے محنت کے قصیدے لکھتے تھے اور عام انسان کی عظمت کے گیت گاتے تھے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق سب سے پہلے انہوں نے فارسی اور عربی میں شاعری کی اس کے علاوہ انہوں نے آذربائیجانی زبان میں گیتوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ انہوں نے اپنے پیش رو بڑے شاعروں مثلاً فردوسی، عمر خیام، نظامی، قاآنی، سعدی اور عربی، فارسی اور ترکی زبان کے سارے ممتاز نمائندہ شاعروں کے کلام کا بغور مطالعہ کیا۔

علامہ نسیمی نے اپنے کلام میں جاگیرداری دور کی سماجی بے انصافیوں کے خلاف کھل کر آواز بلند کی اور سب سے زیادہ مخالفت انہوں نے اس بات کی کی کہ عقائد کی بنا پر انسانوں میں امتیاز برتا جائے۔ انہوں نے کہا سارے انسان، خواہ ان کی نسل، رنگ، زبان اور مذہب کچھ ہی کیوں نہ ہو، آپس میں برابر اور ایک عالمگیر انسانی برادری کے حصہ ہیں۔

انہوں نے فاتحین کے قصیدے پڑھنے کے بجائے انہیں ظالم، قاتل اور غاصب قرار دیا۔ ان کے نزدیک آزادی اور خوشحالی ہر انسان کا پیدائشی ورثہ ہے اور جو لوگ کسی انسان کو آزادی اور خوشحالی سے محروم رکھتے ہیں وہ ظالم ہیں۔

آذربائیجان کے مشہور شاعر اور فلسفی فضل اللہ نعیمی سے وہ بڑے متاثر تھے اور ان کی صحبت میں رہ کر انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ جب نعیمی کا انتقال ہو گیا تو علامہ نسیمی اتنے متاثر ہوئے کہ وطن چھوڑ کر نکل گئے اور کچھ عرصے ترکی میں رہے۔ ترکی میں قیام کے دوران انہیں نے اس عہد کی معاشی شاعری کو بے حد متاثر کیا۔

علامہ نسیمی نے ان سارے مظالم کی کھل کر مخالفت کی، جو نہ صرف جاگیردارانہ نظام کے تحت کئے گئے بلکہ انہوں نے مذہب کے نام پر کئے جانے والے مظالم کے خلاف بھی کھل کر آواز اٹھائی۔ ترکی میں تنگ نظر حکماء کا بڑا زور تھا چنانچہ انہوں نے علامہ نسیمی کے

خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔ اس پر وہ شام چلے گئے اور وہاں رہ کر بڑی حریت پسندانہ نظمیں لکھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جو شخص بغیر لالچ کے نیکی کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو صلہ پانے کے لئے نیکی کرتا ہے اور اسی طرح دوزخ کے عذاب کے ڈر سے برائیوں سے دور رہنے کے مقابلے میں زیادہ اچھا ہے کہ بغیر کسی خوف کے انسان برائیوں کو برائی سمجھ کر ان سے بچا رہے۔ دل آزاری اور دوسرے کی حق تلفی کو وہ سب سے بڑا جرم قرار دیتے تھے۔ توہمات اور کٹر مذہبی خیالات کے وہ سخت مخالف تھے اور ان کا کہنا تھا کہ علماء سوء نے مذہب کو اپنے اقتدار اور منافع خوری کا ذریعہ بنا لیا ہے۔

آذربائیجان کے قصبوں اور دیہاتوں میں نسیمی کے گیت آج بھی بڑے مقبول ہیں اور ان کے کلام کا سوویت یونین کی دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

الهام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی)

تالیف

مولانا امام عبیداللہ سندھی رح

جلد دوم

قیمت:۔

۶/۵۰

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی، صدر، حیدرآباد، سندھ

غلام مصطفیٰ قاسمی

نے زاہد پریس حیدرآباد سے چھپوا کر شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے شائع کیا۔